کتاب مستطاب

الشافی

ترجمہ

فروعِ کافی

جلد اوّل

مفسرِ قرآن عالی جناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی امروہوی

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ رجسٹرڈ

ناظم آباد، کراچی

سبیل سکینہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتابِ مستطاب

الشافی

کتاب الطہارت و کتاب الجنائز

ترجمہ

فروعِ کافی

جلد اوّل

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ **محمد یعقوب کلینی** علیہ الرحمتہ

مترجمہ

مفسرِ قرآن عالیجناب ادیبِ اعظم مولانا السید **ظفر حسن** صاحب قبلہ مدظلہ العالی

مصنّفِ دوصد کتب

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
ناظم آباد ۲ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الطہارت و کتاب الجنائز

ترجمہ

فروع کافی

جلد اوّل

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی

مصنف دوصد کتب

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

ناظم آباد ۲ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ——— ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
بلاک نمبر ۲، سب بلاک اے روڈ نمبر ۵
مکان نمبر ۱۳ ایل، ناظم آباد، کراچی

مطبع ——— قریشی آرٹ پریس کراچی

کتابت ——— سیّد محمد رضا زیدی

ھدیہ ——— =/160 ایکسو ساٹھ روپے

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۳۹	جنازہ کے ساتھ سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے۔	۲۰۰	۳۰۲
۴۰	کون جنازہ کے ساتھ چلے اور لوٹے	۲۰۱	۳۰۳
۴۱	جنازہ کے ساتھ چلنے کا ثواب	۲۰۱	۳۰۳
۴۲	جنازہ اٹھانے کا ثواب	۲۰۳	۳۰۴
۴۳	مردوں، عورتوں اور بچوں اور آزاد و غلام کے جنازے	۲۰۳	۳۰۴
۴۴	نوادر	۲۰۴	۳۰۵
۴۵	نماز جنازہ میں امام کے کھڑے ہونے کی جگہ	۲۰۵	۳۰۶
۴۶	نماز میت زیادہ پڑھانے کا حقدار	۲۰۵	۳۰۶
۴۷	کیا بے وضو نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے	۲۰۶	۳۰۶
۴۸	عورتوں کی نماز جنازہ	۲۰۷	۳۰۷
۴۹	وقت نماز جنازہ	۲۰۷	۳۰۷
۵۰	نماز جنازہ میں پانچ تکبیروں کی علت۔	۲۰۸	۳۰۷
۵۱	مساجد میں نماز جنازہ	۲۰۹	۳۰۸
۵۲	مومن پر نماز، تکبیر اور دعا	۲۰۹	۳۰۸
۵۳	نماز میں میت کے لیے دعا کا حکم	۲۱۱	۳۱۰
۵۴	پانچ تکبیر سے زیادہ کی صورت	۲۱۱	۳۱۱
۵۵	ضعیف الایمان پر نماز	۲۱۲	۳۱۲
۵۶	نواصب کی نماز جنازہ	۲۱۳	۳۱۲
۵۷	دوسرے جنازہ پر نماز	۲۱۴	۳۱۳

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۵۸	قبر کے پاس جنازہ رکھنا	۲۱۵	۳۱۴
۵۹	نادر	۲۱۵	۳۱۴
۶۰	دخول خروج قبر	۲۱۶	۳۱۴
۶۱	کون قبر میں داخل ہو کون نہیں۔	۲۱۷	۳۱۵
۶۲	میت کا قبر میں اتارنا	۲۱۸	۳۱۶
۶۳	لحد کا فرش	۲۲۰	۳۱۸
۶۴	قبر پر مٹی ڈالنا	۲۲۱	۳۱۹
۶۵	قبر بنانا، اس پر پانی چھڑکنا اور اس کو بلند کرنا	۲۲۲	۳۲۰
۶۶	قبر کو مٹی سے بنانا اور پختہ کرنا	۲۲۳	۳۲۱
۶۷	وہ مٹی جس میں میت دفن کی جائے	۲۲۳	۳۲۱
۶۸	تعزیت اور مصیبت	۲۲۴	۳۲۲
۶۹	تعزیت کا ثواب	۲۲۵	۳۲۳
۷۰	اگر عورت مرجائے اور بچہ شکم میں متحرک ہو۔	۲۲۵	۳۲۳
۷۱	بچوں کا غسل اور ان پر نماز	۲۲۶	۳۲۳
۷۲	غریق اور برق زدہ	۲۲۸	۳۲۵
۷۳	مقتول کا دفن	۲۲۹	۳۲۶
۷۴	درندوں اور پرندوں کا کھایا ہوا	۲۳۰	۳۲۷
۷۵	کشتی میں مرنے والا	۲۳۱	۳۲۷
۷۶	سولی دیئے ہوئے اور رجم پر نماز	۲۳۲	۳۲۸
۷۷	میت کے ہمسایوں کا فرض	۲۳۳	۳۲۹
۷۸	مرگ پسر	۲۳۴	۳۲۹

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۷۹	تعزیت	۲۳۵	۳۳۰
۸۰	صبر وجزع واسترجاع	۲۳۷	۳۳۲
۸۱	ثواب تعزیت	۲۴۰	۳۳۳
۸۲	تسلّی دینا	۲۴۰	۳۳۴
۸۳	زیارت قبور	۲۴۱	۳۳۴
۸۴	مرنے والا اپنے گھر والوں کی زیارت کرتا ہے۔	۲۴۳	۳۳۵
۸۵	مرنے سے پہلے مال واولاد و عمل سامنے آتے ہیں۔	۲۴۴	۳۳۶
۸۶	قبر میں کسی سے پوچھا جاتا ہے کسی سے نہیں۔	۲۴۷	۳۳۹
۸۷	قبر کیا کہتی ہے	۲۵۲	۳۴۳
۸۸	ارواح مومنین کے بارے میں	۲۵۳	۳۴۴
۸۹	ارواح مومنین کہاں رہتی ہیں	۲۵۴	۳۴۴
۹۰	ارواح کفار کا مقام	۲۵۵	۳۴۵
۹۱	احوال ارواح	۲۵۶	۳۴۶
۹۲	اطفال	۲۵۷	۳۴۷
۹۳	نوادر	۲۵۹	۳۴۹

باب ۸۶

قبر میں کس سے پوچھا جاتا ہے اور کس سے نہیں

۱۔ حضرت نے فرمایا قبر میں صرف ایمان محض اور کفر محض کے متعلق پوچھا جاتا ہے دوسری باتوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ (حسن)

۲۔ ترجمہ اوپر ہے۔ (ض)

۳۔ ترجمہ اوپر ہے۔ (موثق)

۴۔ "

۵۔ فرمایا سوال ہوگا درآنحالیکہ وہ ضغطہ میں ہوگا۔ (ض)

۶۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا کیا ضغطہ (تنگی) قبر سے کوئی چھوٹ بھی جاتا ہے۔ فرمایا نعوذ باللہ بہت کم چھوٹتا ہے رقیہ کو جب عثمان نے قتل کیا تو رسولؐ اللہ ان کی قبر پر آئے۔ سر کو آسمان کی طرف اٹھایا تو آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور لوگوں سے کہا۔ میں نے جب اس کا ذکر کیا تو دل میں رقت پیدا ہوئی اور میں نے فشار قبر کے لئے خدا سے بخشش چاہی پس خدا نے بخش دیا۔
رسولؐ اللہ سعد کے جنازہ کے ساتھ تھے۔ فرمایا مشایعت کی اس کی ستر ہزار فرشتوں نے، حضرت نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا سعد جیسے لوگوں کے لئے بھی ہے۔ میں نے کہا ہم نے سنا ہے وہ خفیف الحرکات تھے۔ فرمایا معاذ اللہ وہ اپنے اہل سے پر سختی پیش آتے تھے۔ سعد کی ماں نے کہا مبارک ہو تیرے لئے اے سعد، رسولؐ اللہ نے فرمایا ایسے حتمی طور پر خدا کے مقابل نہ کہو۔ (ض)

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے دفن ہونے کے بعد دو فرشتے منکر و نکیر میت کے پاس آتے ہیں ان کی آوازیں رعد کی سی کڑک اور آنکھوں میں بجلی کی سی چمک ہوتی ہے وہ اپنے دانتوں سے زمین پر خط دیتے جاتے ہیں اور اپنے بالوں پر چلتے ہیں۔

وہ میت سے سوال کرتے ہیں، تیرا رب کون ہے تیرا دین کیا ہے اگر مومن ہے تو وہ جواب میں کہتا ہے کہ اللہ میرا رب ہے اور اسلام میرا دین ہے پھر وہ کہتے ہیں وہ کون ہے جو تیرے پاس ہدایت کو آیا وہ کہتا ہے کیا تم رسولؐ کے متعلق پوچھتے ہو وہ کہیں گے کیا تو اس کی گواہی دیتا ہے کہ محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں وہ کہتا ہے بے شک وہ اللہ کے رسولؐ ہیں وہ کہتے ہیں اچھا تو اب تو چین کی نیند سو اور اس کی قبر سات ہاتھ کشادہ کر دی جاتی ہے اور جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ اور وہ اس میں اپنا مقام دیکھ لیتا ہے۔ (مجہول)

اور اگر کافر ہوتا ہے تو دونوں فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور شیطان اس کے پاس ہوتا ہے اس کی آنکھیں تانبے کی ہوتی ہیں فرشتے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے اور کیا کہتا ہے اس شخص کے بارے میں جو ہدایت کو تیرے پاس آیا تھا۔ وہ کہتا ہے میں اسے نہیں جانتا۔ پس اسے اور شیطان کو چھوڑتے ہیں اور مسلط کرتے ہیں اس پر ننانوے ایسے اژدہوں کو کہ اگر زمین پر پھونک ماریں تو پھر اس پر کوئی درخت نہ اُگ سکے اور اس کی قبر میں ایک دروازہ دوزخ کی طرف کھول دیتے ہیں۔

۸۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کس امر کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔ فرمایا محض ایمان و محض کفر کے متعلق، میں نے کہا اور باقی باتوں کے متعلق کیا ہوتا ہے۔ فرمایا وہ چھوڑ دی جاتی ہیں۔ میں نے کہا اور کس امر کے متعلق پوچھا جاتا ہے۔ فرمایا حجت قائم کے متعلق مومن سے کہا جائے گا۔ تیرا اعتقاد کیا ہے فلاں بن فلاں کے متعلق، وہ کہے گا وہ میرا امام ہے پس اس سے کہا جائے گا سو رہو اللہ تیری آنکھوں کو سلائے اور ایک دروازہ جنت کی طرف اس کے لئے کھول دیا جائے گا۔ اور روز قیامت تک اس کے لئے تحفے آئیں گے۔

اور اگر کافر ہے تو اس سے پوچھا جائے گا کہ تو فلاں بن فلاں کے بارے میں کیا کہتا ہے وہ کہے گا میں نے سنا تو تھا لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہے اس سے کہا جائے گا اچھا تو نہیں جانتا۔ پس اس کے لئے دوزخ کا دروازہ کھول دیا جائے گا اور دوزخ کی حرارت کے تحفے تا قیامت اس تک پہنچیں گے۔ (ض)

۹۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب آدمی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس سے عقیدہ کا سوال ہوتا ہے اگر صحیح العقیدہ ثابت ہوتا ہے تو قبر کو بقدر سات ہاتھ کشادہ کیا جاتا ہے اور جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے سکون کے ساتھ دلہنوں کی طرح سو رہو۔

۱۰۔ دفن کے بعد قبر میں دو فرشتے آتے ہیں ایک داہنے ہاتھ پر ہوتا ہے دوسرا بائیں پر اور شیطان اس کے سامنے ہوتا ہے جس کی آنکھیں تانبے کی ہوتی ہیں اس سے کہا جاتا ہے تو کیا کہتا ہے اس کے بارے میں جو ہدایت کے لئے آیا تھا وہ خوفزدہ ہو جاتا ہے اگر مومن ہے تو کہتا ہے کہ تم مجھ سے محمدؐ کے متعلق پوچھتے ہو۔ وہ اس سے کہتے ہیں اب آرام سے سو جاؤ، اور نو ہاتھ قبر کشادہ کر دیتے ہیں اور وہ اپنی جگہ جنت میں دیکھ لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو قول ثابت پر ایمان لائے

اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں ثابت قدم رکھتا ہے۔ اور آخرت میں اور اگر کافر ہوتا ہے تو اس سے پوچھا جاتا ہے۔ تو اس کو جانتا ہے جو تیری ہدایت کے لئے آیا تھا وہ کہتا ہے نہیں۔ پس اس کو اور شیطان کو خلوت میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ (ض)

۱۱۔ امام علیہ السلام نے فرمایا مومن سے قبر میں پوچھا جائیگا تیرا رب کون ہے وہ کہے گا اللہ پھر پوچھا جائیگا دین کیا ہے وہ کہے گا اسلام پھر پوچھا جائے گا نبی کون ہے وہ کہے گا محمدؐ پھر سوال ہوگا امام کون ہے؟ وہ کہے گا فلاں۔ سوال ہوگا تو نے کیسے جانا وہ کہے گا اللہ نے مجھے ہدایت کی اور ثابت قدم رکھا۔ اس سے کہا جائے گا اب دلہنوں کا سا سونا سو رہو۔ پھر اس کے لئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھولا جائے گا وہ داخل ہو کر کہے گا۔ اے میرے رب قیامت جلدی لانا تاکہ میں اپنے اہل اور مال کی طرف لوٹوں۔

اور کافر سے کہا جائے گا تیرا رب کون ہے وہ کہے گا اللہ، پھر کہا جائے گا تیرا نبی کون ہے وہ کہے گا محمدؐ، پھر پوچھا جائے گا تیرا دین کیا ہے وہ کہے گا اسلام، پوچھیں گے کیسے جانا۔ کہے گا لوگوں کو کہتے سنا۔ پس میں نے بھی کہہ دیا۔ یہ سن کر وہ فرشتے گرز ماریں گے جس کی سہار کی تمام جن وانس میں طاقت نہیں، وہ کافر رانگ کی طرح پگھل جائے گا پھر اس کی روح کو لوٹائیں گے اور اس کے دل کو دو آگ کے تختوں کے درمیان رکھیں گے۔ وہ کہے گا۔ اے میرے رب اب قیامت میں تاخیر نہ کر۔ (ض)

۱۲۔ فرمایا امام نے جب مومن کا جنازہ نکلتا ہے تو ملائکہ قبر تک اس کے پیچھے چلتے ہیں اور ان کا ہجوم ہوتا ہے جب وہ قبر کے پاس آتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے خوش آمدید واللہ میں پسند کرتی تھی کہ تجھ جیسا انسان مجھ پر چلے۔ اب تو دیکھے گا میں تیرے ساتھ کیا کرتی ہوں، پھر وہ حد نظر تک اس کے لئے کشادہ ہو جائے گی۔ پھر دو فرشتے منکر نکیر قبر میں داخل ہونگے وہ اٹھ بیٹھے گا۔ فرشتے کوکھوں سے اس کے اندر روح ڈالیں گے اور اس سے پوچھیں گے تیرا رب اور دین کیا ہے وہ کہے گا۔ اللہ اور اسلام۔

وہ پوچھیں گے تیرا نبی کون ہے وہ کہے گا محمدؐ، پھر سوال ہوگا تیرا امام کون ہے وہ کہے گا فلاں، تب ایک منادی آسمان سے ندا دے گا میرے بندے نے سچ کہا۔ اس کی قبر میں جنت کا فرش بچھاؤ، جنت کا دروازہ کھولو اور اسے لباس جنت پہناؤ یہاں تک کہ یہ ہمارے پاس آئے اور جو نیکی اس کی ہمارے پاس ہے اسے لے لے۔

پھر اس سے کہا جائے گا دلہنوں کا سا سونا سو رہو۔

اور اگر کافر ہوتا ہے تو ملائکہ قبر تک لعنت کرتے آتے ہیں زمین اس سے کہتی ہے برا آنا ہے تیرا، میں ناخوش تھی اس بات سے کہ تجھ جیسا آدمی مجھ پر چلے۔ اب تو دیکھ تیرے ساتھ میں کیا کرتی ہوں پس وہ اتنا تنگ ہوتی ہے کہ اس کے پہلوؤں سے جا ملتی ہے۔ پھر منکر نکیر قبر میں آتے ہیں۔

ابو بصیر کہتے ہیں کیا مومن و کافر دونوں کی قبر میں فرشتے آتے ہیں اور ایک ہی صورت میں آتے ہیں فرمایا نہیں، وہ میت کو بٹھاتے ہیں اور اس میں روح ڈال کر پوچھتے ہیں بتا تیرا رب کون ہے وہ کہے گا۔ میں نے لوگوں سے سنا ہے وہ کہیں گے تو نے خود نہیں سمجھا۔ پھر پوچھیں گے تیرا دین کیا ہے وہ گھبرا جائے گا۔ فرشتے کہیں گے تو نے سمجھا نہیں۔ پھر پوچھیں گے تیرا نبی کون

ہے۔ وہ کہے گا میں نے لوگوں کو کہتے سنا تھا وہ کہیں گے تو نے سمجھا نہیں، پھر امام کے متعلق پوچھیں گے اس وقت ایک منادی آسمان سے ندا دے گا۔ میرا بندہ جھوٹا ہے اس کی قبر میں آگ کا فرش بچھاؤ اور آگ کے کپڑے پہناؤ اور دوزخ کی طرف ایک دروازہ اس کی قبر میں کھول دو جب یہ ہمارے پاس آئے گا تو ہمارے پاس اس کے نیک عمل سے کوئی چیز نہ ہوگی وہ اپنے گرز سے ایسی تین ضربیں ماریں گے کہ ہر ایک ضرب میں قبر آگ سے بھر جائے گی اور اگر کوہ تہامہ پر پڑ جائے تو چکنا چور ہو جائے۔ فرمایا اس کی قبر میں سانپوں کو مسلط کیا جاتا ہے جو اس کو نوچتے ہیں اور خدا کی تمام مخلوق سوائے جن و انس کے اس عذاب کو سنتی ہے اگر آدمی سن لیتے ہیں تو اس کے جوتے چرچرانے لگتے ہیں اور ہاتھ جھڑ پڑتے ہیں اللہ فرماتا ہے جو ایمان والے قول ثابت پر ثابت قدم رہے اللہ اس کو دنیا و آخرت میں برقرار رکھتا ہے۔ (ص)

۱۳۔ فرمایا حضرتؑ نے جب مومن قبر میں داخل ہوتا ہے تو نماز اس کے داہنی طرف ہوتی ہے اور زکوٰۃ اس کے بائیں طرف اور نیکی اس پر سایہ کیے ہوئے ہوتی ہے اور صبر ایک طرف ہوتا ہے۔ جب فرشتے سوال کرتے ہیں تو صبر نماز و روزہ سے کہتا ہے تم اس کے پاس سے ہٹ جاؤ اگر تم اس کے معاملے میں عاجز ہو تو میں موجود ہوں۔ (ضا)

۱۴۔ فرمایا حضرتؑ نے جب میّت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو ایک وجود اس سے کہتا ہے اے شخص ہم تین تیرے ساتھی تھے تیرا رزق تو تیری موت سے قطع ہو گیا اور تیرے اہل نے تجھے چھوڑ دیا۔ میں (عمل) تیرے ساتھ ہوں اگرچہ تو مجھ کو حقیر سمجھتا تھا۔ (مجہول)

۱۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے قبر میں پانچ چیزوں سے سوال ہوگا، نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور ہم اہلبیتؑ کی ولایت، ولایت قبر کی جانب سے ان چار سے کہے گی تم میں جو نقص ہوگا میں اسے پورا کر لوں گی۔ (مرفوع)

۱۶۔ میں نے پوچھا جسے سولی دی جائے کیا اس پر بھی عذاب قبر ہوگا۔ فرمایا۔ ہاں اللہ تعالیٰ ہوا کو حکم دیتا ہے کہ اسے فشار دے دوسری روایت ہے کہ جب حضرت سے یہی سوال کیا گیا تو فرمایا جو زمین کا رب ہے وہی ہوا کا رب ہے اللہ تعالیٰ ہوا کو وحی کرتا ہے کہ فشار دے، پس ہوا کا فشار، فشار قبر سے زیادہ ہوتا ہے۔ (مرفوع)

۱۷۔ فرمایا جب رقیہ پروردۂ رسولؐ کا انتقال ہوا تو رسولؐ اللہ نے دعا کی یا اللہ اس کو ہمارے نیک لوگوں سے ملا دے عثمان بن مظعون اور اس کے اصحاب کے ساتھ اور فاطمہ علیہا السلام رو رہی تھیں اور رسول اللہ قبر پر کپڑا اڑھائے ہوئے دعا کر رہے تھے۔ یا اللہ میں اس کی کمزوریوں کو جانتا ہوں اس کو فشار قبر سے پناہ دے۔ (ص)

اس حدیث میں رقیہ کو جو بنتِ رسولؐ کہا گیا ہے یا تو بنا بر تقیہ ہے یا عرب کے دستور کے مطابق کہ لے پالک کو بیٹا، بیٹی کہتے تھے۔ چنانچہ لوگ زید بن حارثہ کو ابن رسولؐ اللہ کہنے لگے تھے یا جناب ابراہیم کو فرزند آذر کہتے تھے یہ صاحبزادی پروردۂ رسولؐ تھیں نہ صلب رسولؐ سے۔

باب ۵

قبر کیا کہتی ہے

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کوئی قبر کی جگہ ایسی نہیں جو ہر روز تین مرتبہ یہ نہ کہتی ہو میں مٹی کا گھر ہوں میں مصیبتوں کا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ فرمایا جب بندۂ مومن قبر میں داخل ہوتا ہے تو وہ کہتی ہے خوش آمدید واللہ میں خوش ہوتی تھی جب تو میری پشت پر چلتا تھا اور کیا ذکر ہے اس خوشی کا جب تو میرے اندر داخل ہوا تو بہت جلد دیکھے گا کہ میں تیرے ساتھ کیا کرتی ہوں۔ پھر حدِ نگاہ تک کشادہ ہو جاتی ہے اور ایک دروازہ اس کے لیے کھول دیا جاتا ہے وہ اپنا مقام جنت میں دیکھ لیتا ہے۔ فرمایا یہ شخص ایسا حسین ہوگا کہ اس سے پہلے ایسا نہ دیکھا ہوگا۔ وہ کہے گا اے بندۂ خدا میں نے تجھ سا حسین آدمی کبھی نہیں دیکھا۔ وہ کہے گا میں تیری وہ صائب رائے ہوں جس پر تو قائم رہا تھا اور میں تیرا وہ نیک عمل ہوں پھر فرشتہ اس کی روح کو جنت میں داخل کرے گا۔ جہاں وہ اپنا مقام دیکھے گا۔ پھر کہا جائے گا اب چین سے سو رہو یوم بعث تک جنت کی ہوائیں اس کو لگتی رہیں گی وہ خوش ہوگا اور جب کافر داخل ہوگا تو قبر کہے گی تیرا برا ہو۔ واللہ جب تو میرے اوپر چلتا تھا تو مجھے سخت ناگوار ہوتا تھا اور اب کہ تو میرے اندر آگیا ہے تو دیکھے گا میں کیا کرتی ہوں پس وہ فشار دینا شروع کرتی ہے اور پیس کر خاکستر بنا دیتی ہے اور اس کے لیے ایک دروازہ دوزخ کی طرف کھل جاتا ہے اور اپنا مقام دوزخ کی طرف دیکھ لیتا ہے پھر ایک شخص نہایت بدصورت نکلتا ہے جس سے زیادہ بدصورت اس نے کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ وہ کہتا ہے اے بندۂ خدا تو کون ہے میں نے تجھ سے زیادہ بدصورت کسی کو نہیں پایا۔ وہ کہے گا میں تیرا عمل بد ہوں اور تیری خبیث رائے ہوں پھر اس کی روح نکالی جائے گی اور پھر وہ دوزخ میں اپنی جگہ کو دیکھے گا پھر قیامت تک اس کے شعلے اس کے بدن کو پھونکیں گے اور اس پر ننانوے اژدہے مسلط کیے جائیں گے ہر اژدہا ایسا ہوگا کہ زمین پر پھنکار مار دے تو پھر وہاں گھاس نہ اگے گی۔ (مختلف فیہ)

۲۔ فرمایا حضرت نے قبر ہر روز تین کلام کرتی ہے، میں غربت و وحشت اور کیڑوں کا گھر ہوں۔ فرمایا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوگا یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ (ض)

۳۔ میں نے حضرت سے کہا۔ میں نے آپ کو کہتے سنا ہے کہ تمام شیعہ جنت میں جائیں گے۔ فرمایا ٹھیک ہے واللہ سب جنت میں جائیں گے۔ میں نے کہا چاہے گناہ بہت سے اور بڑے بڑے ہوں فرمایا۔ قیامت میں وصی نبی کی شفاعت سے لوگ جنت میں جائیں گے مجھے تم لوگوں کے متعلق جو خوف ہے وہ برزخ سے ہے میں نے کہا۔ برزخ کیا ہے۔ فرمایا وہ قبر ہے جہاں موت کے بعد سے قیامت تک رہنا ہوگا۔

باب ۸۸

ارواح مومنین کے بارے میں

۱۔ حبہ عرنی سے مروی ہے کہ وقت ظہر میں امیر المومنین کے ساتھ تھا آپ وادی السلام میں ٹھہرے گویا آپ لوگوں سے باتیں باتیں کر رہے تھے جب میں کھڑے کھڑے تھک گیا تو بیٹھ گیا اور جب بیٹھے بیٹھے اکتا گیا تو پھر کھڑا ہو گیا مگر پھر وہی پہلی سی صورت پھر بیٹھا جب تھک گیا تو پھر کھڑا ہوا آخر میں نے اپنی چادر بچھائی اور کہا۔ امیر المومنین آپ کھڑے کھڑے تھک گئے ہوں گے، تھوڑی دیر آرام کر لیجیے۔ حضرت نے فرمایا۔ اے حبہ یہ مومنوں سے بات چیت تھی یا ان سے موانست کھو میں نے کہا۔ اے امیر المومنین ایسا ہے فرمایا ہاں اگر تمہاری آنکھوں کے سامنے سے پردے ہٹا دیئے جائیں تو تم گروہ کے گروہ آپس میں محبت سے باتیں کرتے ہوئے پاؤ گے۔ میں نے کہا یہ اجسام ہیں یا ارواح، فرمایا ارواح، کوئی مومن جہاں کہیں مرتا ہے اس کی روح سے کہا جاتا ہے کہ وادی السلام میں چلی جا وہ جنت کے مقاموں میں ہے۔ (مجہول)

۲۔ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ میرا بھائی بغداد میں ہے مجھے ڈر ہے کہ مر جائے گا۔ فرمایا کچھ پروا نہیں کوئی مومن مشرق میں مرے یا مغرب میں اللہ اس کی روح وادی السلام میں محشور کرے گا۔ (ضعیف)
میں نے پوچھا وادی السلام کہاں ہے فرمایا پشت کوفہ پر، پس میں دیکھ رہا ہوں یہ لوگ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے ہیں۔

باب ۸۹

ارواح مومنین کہاں رہتی ہیں

۱۔ میں نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ مومنین کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں عرش کے گرد رہتی ہیں فرمایا نہیں، مومن کی عزت اس سے کہیں زیادہ ہے کہ اس کی روح پرندوں کے پوٹے میں رکھے۔ وہ ایسے ہی ابدان میں رہتی ہیں جیسا ان کا تھا۔ (حسن)

۲۔ حضرت نے فرمایا ارواح جنت کے درخت پر رہتی ہیں اپنا کھانا کھاتی اور اپنا پانی پیتی ہیں اور کہتی ہیں یارب قیامت کو جلد لے آ اور جو وعدہ تو نے کیا ہے اسے پورا کر اور ہمارے آخر کو اول سے ملا دے۔ (حسن)

۳۔ فرمایا حضرت نے روحیں اپنے جسموں کے ساتھ درخت جنت میں رہتی ہیں اور ایک دوسرے کو پہچانتی اور سوال کرتی ہیں جب کوئی روح دیگر ارواح کے پاس آتی ہے تو اس سے پوچھتی ہے فلاں نے کیا کہا۔ وہ کہتی ہے میں نے اسے زندہ چھوڑا ہے تو خوش رہتی ہیں اور اگر کہتی ہے فلاں ہلاک ہو گیا تو وہ کہتی ہیں ہلاک ہو گیا؟ ہلاک ہو گیا۔ (ضعیف)

۴۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ ارواح مومنین کے متعلق فرمایا وہ جنت کے حجروں میں رہتی ہیں اپنا کھانا کھاتی ہیں اور اپنا پانی پیتی ہیں اور کہتی ہیں لے ہمارے رب قیامت کو جلد لا اور اپنا وعدہ پورا کر اور ہمارے آخر کو اوّل سے ملا۔

۵۔ فرمایا حضرت نے جب کوئی مر جاتا ہے تو ارواح مومنین جمع ہو کر اس سے پوچھتی ہیں کون کون مر گیا اور کون کون باقی ہے اگر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مر گیا اور ان تک نہیں پہنچا تو کہتی ہیں ہلاک ہو گیا اور بعض، بعض سے کہتی ہیں اسے چھوڑ دو تاکہ وہ سکون حاصل کرے موت کی اس سختی سے جو اس پر گزری ہے۔ (مجہول)

۶۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا لوگ ارواح مومنین کے بارے میں کیا کہتے ہیں میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ عرش کے زیر سایہ سبز رنگ کے طیور کے پوٹوں میں رہتے ہیں۔ فرمایا سبحان اللہ مومن کی عزت عنداللہ اس سے بالاتر ہے کہ اس کی رُوح پرندے کے پوٹے میں رکھے لے یونس جب کوئی مرنے والا ہوتا ہے تو حضرت رسولؐ خدا، حضرت علیؑ، فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور ملائکہ مقربین اس کے پاس آتے ہیں موت کے بعد اس کی رُوح ایک جسم میں جاتی ہے جو اس کے دُنیوی جسم کی مانند ہوتا ہے۔ وہ کھاتے پیتے ہیں اور اگر کوئی پاس آتا ہے تو اسے پہچانتے ہیں اسی صورت میں جو دنیا میں اس کی تھی۔ (موثق)

۷۔ میں نے حضرت سے کہا ہم ارواح مومنین کے متعلق کہا کرتے ہیں کہ وہ جنت میں طیور کے پوٹوں میں رہتی ہیں۔ فرمایا نہیں ان کا طیور کے پوٹوں سے کیا تعلق، وہ جنت میں ایسے ہی اجسام کے ساتھ رہتی ہیں جیسے دنیا میں تھے۔

باب ۹۰

ارواح کُفّار کا مقام

۱۔ میں نے ارواح مشرکین کے متعلق پوچھا۔ فرمایا وہ دوزخ میں معذّب ہوں گی اور کہیں گی ہمارے رب قیامت کو ہمارے لئے قائم نہ کر اور جو تو نے ہمارے لئے عذاب کا وعدہ کیا ہے اسے پورا نہ کر اور ہمارے اوّل کو آخر سے نہ ملا (حسن)

۲۔ اور حضرت نے فرمایا ارواح کفار نارِ جہنم میں ہوں گی اور کہیں گی اے ہمارے رب قیامت کو برپا نہ کر اور ہمارے لئے اپنے وعدہ کو پورا نہ کر۔ (ض)

۳۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے دوزخ کا بدترین کنواں برہوت ہے جس میں ارواح کفار رہیں گی۔ (مرسل)

۴۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے بدترین پانی برہوت کا ہے اور حضرموت میں ہے جہاں کفار کی روحیں ہوں گی۔

۵۔ فرمایا رسولؐ اللہ نے بدترین یہودی بیسان فرتہ کے ہیں اور بدترین نصرانی نجران کے، اور روئے زمین پر بہترین پانی زم زم

ہے اور بدترین پانی برہوت کا ہے۔ جو حضرموت کی ایک وادی جس میں ارواح کفار رہتی ہیں۔

باب ۹۱

دیگر احوال ارواح

۱۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کی کہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ دریائے فرات کا منبع جنت ہے یہ کیسے ممکن ہے یہ دریا تو مغرب سے آتا ہے اور بہیں چشمے اور دریا گرتے ہیں حضرت نے فرمایا اور میں یہ سنتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک جنت مغرب میں پیدا کی ہے اور اسی سے تمہاری یہ فرات نکلی ہے ہر شام ارواح مومنین اپنی قبروں سے نکل کر وہاں پہنچتی ہیں اور جنت کے پھل کھا کر لذت اندوز ہوتی ہیں وہ ایک دوسرے سے ملتی اور تعارف کرتی ہیں، صبح ہوتے ہی جنت سے چل دیتی ہیں اور ما بین آسمان و زمین ہوا میں رہتی ہیں اور ایک دوسرے کے پاس آتی جاتی ہیں اور پھر صبح ہوتے ہی قبروں میں داخل ہو جاتی ہیں۔ اور فرمایا اللہ نے مشرق میں ایک دوزخ کو پیدا کیا ہے جہاں ارواح کفار رہتی ہیں وہ وہاں کڑوے پھل کھاتی اور گرم پانی پیتی ہیں، رات میں رہتی ہیں صبح ہوتے ہی یمن کی وادی برہوت میں چلی جاتی ہیں برہوت کی آگ دنیا کی ہر آگ سے تیز تر ہوتی ہے یہ روحیں ایک دوسرے سے ملتی ہیں اور یہ قیامت تک جہنم کی آگ میں اسی طرح رہیں گی۔

میں نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے کیا حال ہوتا ہے اُن توحید پرستوں اور رسولؐ کی رسالت کے اقرار کرنے والے مسلمانوں کا جو گنہگار ہوتے ہیں اور ایسی حالت میں مرے ہیں کہ نہ تو ان کا کوئی امام ہوتا ہے اور نہ آپ کی ولایت کو مانتے ہیں فرمایا ایسے لوگ اپنی قبروں میں رہیں گے اور وہیں سے نکلیں گے یہ وہ ہوں گے جن کے اعمال نیک ہوں گے اور ہماری عداوت کا اظہار نہ کیا ہوگا۔

ایسے شخص کے لئے ایک راستہ بنایا جائے گا اس جنت تک جو مغرب میں ہے تاکہ اس سے اس کی روح داخل ہوا کرے اپنی قبر میں قیامت تک، پس جب خدا کا سامنا ہوگا تو اس سے حساب لیا جائے گا اور بلحاظ اپنے حسنات اور اپنے سیئات کے یا جنت میں جائے گا یا دوزخ میں، یہ لوگ امر الٰہی کے امیدوار ہوں گے۔ ایسا ہی اللہ کرے گا۔ ضعیف الایمان، احمقوں، بچوں اور نابالغ مسلمان لڑکوں کے ساتھ لیکن ناصبی جو اہلِ قبلہ ہیں ان کے لئے آگ کی طرف راستہ بنایا جائے گا جس کو خدا نے مشرق میں پیدا کیا ہے اس سے شعلے چنگاریاں، دھواں اور کھولتے پانی کے فوارے ہوں گے اس میں داخل ہوں گے ان سے کہا جائے گا کہاں ہیں وہ تمہارے خدا جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے تھے کہاں ہے وہ امام جو اس امام سے الگ تھا جسے اللہ نے تمہارا امام بنایا تھا۔ (ص)

توضیح:- اس حدیث میں دو باتیں توضیح طلب ہیں اوّل یہ کہ جنت سے مراد یہاں دار الخلد نہیں بلکہ جنتِ ارضی مراد ہے جہاں انسان کو یوم بعثت تک رہنا ہوگا اس پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ روئے زمین پر وہ جنت ہے کہاں، جواب یہ ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ قدرت اپنے کارخانہ کا ہر گوشہ آپ کو دکھاتی ہی رہے۔ جو روح آپ کو نظر نہیں آتی آپ کو اس کے رہنے کا مقام آپ کو کیونکر نظر آئے۔ آپ کو صرف وہی باغ دکھائے جا سکتے ہیں جن کا تعلق آپ کے وجود مادی سے ہے باقی رہے وہ تمام معاملات جن کا تعلق آپ کی روح سے ہے وہ آپ کو ان کھلی آنکھوں سے نظر نہیں آسکتے۔ اس جنت ارضی ہی پر کیا موقوف ہے آپ کو خدا کی بہت سی مخلوق نظر نہیں آتی، جنات آپ کو کب نظر آتے ہیں شیطان آپ کو کب دکھائی دیتا ہے چشمہ آب حیات کب آپ کی نظر کے سامنے ہے حیات بعد الموت کی تمام منازل بے شمار مصالح کے تحت قدرت نے ہم سے پوشیدہ رکھی ہیں۔

دوسرے اس حدیث میں فرات کا منبع جنت ارضی کو بتایا ہے جو بظاہر غیر معقول سی بات ہے کیونکہ اب تو ہر دریا کی ابتداء اور انتہا معلوم کر لی گئی ہے روئے زمین پر کوئی ایسا باغ نہیں جس کو دریائے فرات کا منبع کہا جائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جب وہ جنت ہی آپ کی نظر سے پوشیدہ رکھی گئی ہے تو اس کا وہ دہانہ ہی آپ کو کیوں دکھایا جائے جہاں تک پانی کے دہانہ کا تعلق ہے آپ اس کو دیکھ سکتے ہیں لیکن جو اس دریا کی خیر و برکت کا منبع ہے وہ آپ کو نظر نہیں آسکتا۔ آپ ہوا کی موجیں، برقی لہریں، مقناطیس کی کشش کب دیکھتے ہیں جو فرات کے پانی کے اندر سموئی ہوئی نہر جنت کی موجوں کو دیکھ سکیں۔

۲۔ میں نے حضرت سے پوچھا جنت آدم کے متعلق فرمایا وہ دنیا کے باغوں میں سے ایک باغ تھا جس پر چاند سورج طلوع و غروب کرتے تھے اگر جنت خلد ہوتی تو اس سے کبھی نکلتے ہی نہیں۔

باب ۹۲

اطفال

۱۔ میں نے کہا کیا رسول اللہ سے اطفال کے بارے میں سوال کیا گیا تھا۔ فرمایا ہاں پوچھا گیا تھا آپ نے فرمایا تھا اللہ بہتر جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اے زرارہ تم اس کا مطلب سمجھے، میں نے کہا نہیں۔ فرمایا ان کے بارے میں جو خدا کی مشیئت ہوگی وہ کرے گا۔ وہ روز قیامت جمع کرے گا بچوں کو اور ان لوگوں کو جو زمانۂ فترت میں مرے ہوں اور ان بوڑھوں کو جو عہد رسولؐ میں عقل کھو چکے ہوں ناسمجھ بہرے اور گونگوں کو اور دیوانوں اور بیوقوفوں کو، پھر ایک فرشتہ کو ان

ربنا وادخلھم جنات عدن التی وعدتھم ومن صلح من آباءھم وازواجھم وذریاتھم انک انت العزیز الحکیم ۵ وقھم السیات ومن تق السیات یومئذ فقد رحمتہ وذالک ھوالفوز العظیم ۵۔

۲۔ فرمایا حضرت نے اگر مومن کے جنازے پر نماز پڑھو تو اس کے لیے اچھی طرح دعا کرو، اگر وہ واقفیہ فرقے کا ہو یا ضعیف الایمان ہو تو کہو یا اللہ بخش دے ان لوگوں کو جنھوں نے توبہ کی اور تیرے رستے پر چلے جہنم کے عذاب سے انھیں بچالے۔ (حسن)

۳۔ فرمایا اگر وہ ضعیف الایمان ہے تو کہو یا اللہ بخش دے ان لوگوں کو جو تائب ہوئے اور تیرے راستے پر چلے عذاب جہنم سے انھیں بچالے اور اگر اس کا حال نہیں جانتے تو کہو یا اللہ اگر یہ نیکی اور نیکی کرنے والے کو دوست رکھتا تھا تو اسے بخش دے اور رحم کر اس کی خطاؤں سے درگزر کر اور اگر یہ ضعیف الایمان ہے تو اسے بذریعہ شفاعت بخش دے نہ از روئے محبت۔ (حسن)

۴۔ فرمایا حضرتؑ نے رحم کی دو صورتیں ہیں یا تو از روئے محبت ہوگا یا از روئے شفاعت۔ (مرسل)

۵۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہو۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں رحمت نازل کر محمد وآل محمدؐ پر اور ان کی شفاعت کو قبول کر، اور اس کا چہرہ روشن رکھ اور اس کی پیروی کو زیادہ کر اور یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور میری توبہ قبول کر یا اللہ توبہ کرنے والوں اور اپنے راستہ پر چلنے والوں کو بخش دے، عذاب جہنم سے بچالے اگر مومن ہے تو اس دعا میں داخل ہوگا ورنہ خارج۔ (مرسل)

۶۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ تھا کہ ایک جنازہ آیا، آپؑ نے شرکت، آپؑ نے فرمایا یا اللہ تو نے ہی ان نفوس کو پیدا کیا۔ تو ہی مارتا اور جلاتا ہے اور تو ہی ان کے باطن اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور ان کے قرار پکڑنے اور سونپے جانے کی جگہ کا علم رکھتا ہے یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے میں اس کی برائیوں کو نہیں جانتا تو ان کا جاننے والا ہے ہم تیری بارگاہ میں سفارش لے کر آئے ہیں اس کے مرنے کے بعد اگر یہ بخشش کا سزاوار ہے تو ہماری سفارش اس کے حق میں قبول فرما اور جن کو یہ دوست رکھتا تھا ان کے ساتھ محشور کر۔

باب ۵۶
نواصب کی نماز جنازہ

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب عبداللہ ابن ابی کا انتقال ہوا تو حضرت رسول خدا اس کے جنازہ میں شریک ہوئے عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ کو اللہ نے اس کی قبر پر کھڑا ہونے سے منع نہیں کیا۔ حضرت نے فرمایا وائے ہو تم پر یا تم کیا جانو میں نے کیا کہا۔ میں نے کہا ہے یا اللہ اس کے شکم کو اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اور اس کو واصل جہنم کر۔

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ اعتراض کرنا حضرت کو برا معلوم ہوا۔ (ض)

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک منافق مر گیا۔ امام حسین علیہ السلام اس کے جنازہ کے ساتھ چلے، آپ نے اس غلام سے پوچھا تو کہاں جا رہا ہے اس نے کہا، میں اس منافق کے جنازہ سے بھاگ رہا ہوں تاکہ نماز جنازہ نہ پڑھوں امام علیہ السلام نے فرمایا

تو میری داہنی طرف کھڑا ہو اور جو میں کہوں کہتا جا۔ جب میت کے ولی نے تکبیر کہی تو حضرت نے فرمایا۔ اللہ اکبر یا اللہ اپنے اس بندہ پر ہزار بار لعنت کر ایک ساتھ مختلف طور نہیں یا اللہ اپنے اس بندہ کو بندوں اور اپنے شہروں میں ذلیل کر اور اس کو آتش جہنم کے سپرد کر اور سخت عذاب کا مزہ چکھا کیونکہ یہ تیرے دشمنوں سے محبت کرتا تھا اور تیرے دوستوں کا دشمن تھا۔ اور اہلبیتؑ نبی سے بغض رکھتا تھا۔ (حسن)

۴۔ فرمایا حضرت نے اگر منکر حق ہو تو کہو۔ اے خدا اس کے شکم کو اور قبر کو آگ سے بھر دے اور اس پر سانپ اور بچھو مسلط کر، ایسا ہی کہا تھا امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک بنی امیہ کی بد عورت کے لئے کہ میرے والد نے جب اس کی نماز پڑھی تو یہی کلمات کہے اور یہ بھی فرمایا کہ شیطان کو اس کا ساتھی قرار دے، محمد بن مسلم نے پوچھا کہ قبر میں سانپ اور بچھو کے ہونے سے کیا فائدہ فرمایا سانپ اس کو ڈسیں گے اور بچھو اسے کاٹیں گے، میں نے کہا کیا وہ تکلیف محسوس کریں گے، فرمایا شدید تکلیف راوی کہتا ہے کہ حضرت نے فرمایا

۵۔ یا اللہ اپنے اس بندہ کو اپنے شہروں اور بندوں میں ذلیل کر اور داخل جہنم کر اور سخت عذاب کا مزہ چکھا کیونکہ یہ تیرے دوستوں کا دشمن اور تیرے دشمنوں کا دوست تھا اور تیرے نبیؐ کے اہلبیت سے بغض رکھتا تھا۔ (حسن)

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ بنی امیہ کی ایک عورت مر گئی لوگ جمع ہوئے، جب نماز پڑھ چکے اور جنازہ کندھوں پر اٹھایا تو حضرت نے فرمایا۔ اللہ اسے پست کر بلند نہ کر اور اسے متحرک نہ کر یہ اللہ کا دشمن ہے راوی کہتا ہے اس کے بعد اتنا میں نے اور سنا اور ہمارا دشمن ہے۔ (مرسل)

باب ۵

دوسرے جنازہ پر نماز

۱۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ان لوگوں کے متعلق پوچھا جو ایک جنازہ پر ایک یا دو تکبیر کہہ چکے ہیں کہ دوسرا جنازہ رکھا گیا تو اب کیا صورت نماز ہوگی۔ فرمایا اگر چاہیں تو پہلی تکبیروں کو ترک کر کے شروع سے تکبیریں کہیں اور اگر چاہیں تو پہلی تکبیروں کے ساتھ باقی تکبیروں کو پورا کریں اس میں کوئی حرج نہیں۔ (ص)

باب ۶۹

تعزیت کا ثواب

۱۔ حضرت نے اپنے آبائے طاہرین سے روایت کی ہے کہ جو کسی رنجیدہ کو تسلی دے روز قیامت خدا اس کو ایسا لباس پہنائے گا جس سے وہ خوش ہو گا۔ (ض)

۲۔ فرمایا جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے تو اس مصیبت زدہ کے اجر کے برابر ثواب ملے گا۔ (ض)

باب ۷۰

اگر عورت مر جائے اور بچہ شکم میں متحرک ہو

۱۔ فرمایا اگر عورت مر جائے اور بچہ شکم میں متحرک ہو تو بچہ کو پیٹ سے نکال کر سی دیا جائے۔ (حسن)

۲۔ فرمایا، ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب عورت مر جائے اور بچہ پیٹ میں متحرک ہو تو شکم چاک کر کے بچہ کو نکال لیا جائے اور اگر عورت کے پیٹ میں بچہ مر گیا ہو اور عورت کے مر جانے کا خوف ہو تو اگر عورتیں یہ کام کر سکیں تو بہتر ورنہ مرد ہاتھ ڈال کر بچہ کے ٹکڑے کر کے نکال لے۔ (ض)

باب ۷۱

بچوں کا غسل اور ان پر نماز

۱۔ فرمایا اگر چار ماہ کا حمل ساقط ہو تو اسے غسل دیا جائے۔ (ض)

۲۔ حضرت سے پوچھا گیا کہ بچہ پر نماز میت کب پڑھی جائے، فرمایا جب وہ نماز کو سمجھنے لگے۔ پھر سائل نے پوچھا لڑکے پر نماز کب واجب ہوتی ہے فرمایا، جب چھ سال کا ہو جائے اور روزہ اس وقت واجب ہوتا ہے جب روزہ رکھنے کی طاقت آ جائے۔ (حسن)

علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ مرآۃ العقول میں فرماتے ہیں کہ علمائے شیعہ کے درمیان اس امر میں اختلاف ہے کہ وجوب نماز کا حکم کس عمر میں ہوتا ہے۔ اکثر کا مسلک یہ ہے کہ بلوغ کے بعد ہوتا ہے۔ لکھتے ہیں غالباً وجوب نماز سے سائل کا مقصد مستحب نماز ہو۔ ایک حدیث میں ہے مروا صبیانکم اذا بلغوا عشراً (اپنے لڑکوں کو نماز کا حکم دو جب سات برس کے ہو جائیں اور نہ پڑھے تو دس برس کا ہو جانے پر اسے مارو) غالباً اسی حدیث کے پیش نظر لکھا گیا ہے۔

۳۔ زرارہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک لڑکا تھا جس کا نام عبداللہ فطیم تھا وہ چلنے پھرنے لگا تھا میں نے

کہا یہ تمھارے پہلو میں کون ہے کہا یہ میرا غلام ہے۔ غلام نے ازروئے مزاح کہا میں تمہارا غلام نہیں ہوں لڑکے نے کہا یہ تیرے لئے بدبختی ہے۔ غلام نے غصہ میں نیزہ مارا۔ جس سے لڑکا مرگیا۔ کسی چیز پر رکھ کر بقیع میں لائے۔ امام محمد باقر علیہ السلام اس طرح گھر سے نکلے کہ زرد جبہ پہنے تھے اور زرد ریشمی عمامہ اور چادر تھی با پیادہ مجھ پر سہارا دیتے ہوئے بقیع کی طرف چلے۔ لوگ حضرت کے پوتے کی تعزیت کرتے جاتے تھے۔ بقیع پہنچ کر آپؑ نے اس بچہ پر چار تکبیر سے نماز پڑھی پھر دفن کر دیا۔ میرا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف لے گئے اور فرمایا میں بچوں پر نماز نہیں پڑھا کرتا حضرت علی علیہ السلام بچوں کو بے نماز پڑھے دفن کرا دیتے تھے۔ میں نے کراہتہً اہلِ مدینہ کے موجود ہونے کی وجہ سے پڑھی ہے تاکہ یہ لوگ یہ نہ کہیں کہ یہ اپنے بچوں پر نماز نہیں پڑھتے۔ (حسن)

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام کے ایک صاحب زادہ نے انتقال کیا۔ حضرت کو اس کی موت کی خبر دی گئی آپؑ نے حکم دیا غسل و کفن دیا جائے۔ آپ جنازہ کے ساتھ چلے اور اس پر نماز پڑھی۔ میں نے چٹائی کا مصلّےٰ بچھا دیا۔ آپؑ اس پر کھڑے ہوگئے۔ بعد دفن قبر کے پاس آئے۔ اس کے بعد آپؑ واپس ہوئے۔ میں آپؑ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ مجھ سے فرمایا۔ ایسے بچوں پر نماز نہیں پڑھی جاتی میرا بچہ تین سال کا تھا لیکن لوگوں نے اپنی طرف سے اس میں تصرف کر لیا یعنی کم سن بچوں پر نماز پڑھنے لگے ہم کو مجبوراً ان کا ساعمل کرنا پڑا۔ میں نے پوچھا کتنی عمر کے بچہ پر نماز پڑھی جائے۔ فرمایا جب نماز کو سمجھنے لگے اور چھ سال کا ہو جائے۔ میں نے کہا۔ آپ لڑکوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ سے ان کے بارے میں پوچھا گیا۔ اللہ بہتر جانتا ہے جو کچھ وہ کرنے والے ہوں۔ (حس)

۵۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے میں نے پوچھا۔ اگر مکمل الخلقت ہو کر ساقط ہو تو اس پر غسل و لحد و کفن واجب ہے۔ فرمایا یہ سب باتیں واجب ہیں۔ (موثق)

۶۔ میں نے حضرت ابو جعفرؑ کو لکھا کہ ساقط شدہ بچہ کے لئے کیا کیا جائے۔ فرمایا مع خون کے کسی جگہ دفن کر دیا جائے۔ (موثق)

۷۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ جب ابراہیم ابن رسولؐ اللہ کا انتقال ہوا تو تین چیزیں ظاہر ہوئیں۔

ایک یہ ہے کہ وقت انتقال سورج کو گرہن لگا اور لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ ایسا فرزند رسولؐ کے مرنے کی وجہ سے ہوا ہے یہ سن کر آپ منبر پر تشریف لے گئے اور حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا۔ لوگو سورج اور چاند خدا کی آیتوں میں سے ہیں یہ دونوں حکم خدا سے گردش کرتے ہیں اور اس کے مطیع و فرماں ہیں اگر ان میں سے ایک یا دونوں کو گہن لگے تو نماز پڑھو۔ پھر منبر سے اتر آئے اور لوگوں کے ساتھ نماز کسوف پڑھی۔ ختم نماز کے بعد فرمایا۔ اے علیؑ اٹھو اور تجہیز و تکفین کا بند و بست کرو۔ حضرت علیؑ نے غسل دیا۔ حنوط کیا اور کفن پہنایا اور میت کو لے کر نکلے۔ رسول اللہ قبر تک ساتھ رہے لوگ کہنے لگے رسولؐ اللہ نے اپنے بیٹے پر نماز اس لیے نہیں پڑھی کہ آپ اس کی موت پر رنجیدہ ہیں۔

آپؐ نے کھڑے ہو کر فرمایا لوگو جو کچھ تم نے کہا ہے جبرئیل نے مجھے اس کی خبر دی ہے۔ تمہارا گمان یہ ہے کہ میں نے اپنے بیٹے پر نماز

اس لئے نہیں پڑھی کہ میں اس غم میں مضطرب ہوں۔ آگاہ ہو ایسا نہیں ہے جیسا تم نے گمان کیا ہے۔ خدائے لطیف وخبیر نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور ان کے بدلے مردوں پر پانچ تکبیریں ہیں۔

خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ نماز جنازہ اس پر پڑھوں جو نماز پڑھتا ہو، پھر فرمایا اے علی قبر میں اترو اور ابراہیم کو لحد میں رکھو، چنانچہ حضرت علیؑ نے ایسا ہی کیا۔ لوگوں نے کہا، چونکہ رسول اللہؐ نے ایسا نہیں کیا۔ لہٰذا کسی کو اپنے بیٹے کی قبر میں اترنا نہیں چاہیئے۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ تمھارے لئے اولاد کی قبروں میں اترنا حرام نہیں۔ مگر مجھے خوف ہے کہ باپ قبر میں کفن ہٹا کر جب اپنے بیٹے کا منہ دیکھے گا تو شیطان اپنے کرتوت دکھا کر کہیں تمھارے دلوں میں ایسی بیقراری پیدا نہ کر دے جس سے تمھارے اعمال حبط نہ ہو جائیں۔ (ض)

۸۔ میں نے حضرت ابوعبداللہؑ سے کہا کہ لوگ ہمارے اس قول کی تردید کرتے ہیں کہ بچہ چونکہ نماز نہیں پڑھتا لہٰذا اس پہ نماز نہیں پڑھنا چاہیئے۔ ہم نے کہا ہاں وہ تو کہتے ہیں کہ اگر ایک نصرانی یا یہودی ایمان لے آئے اور اس کے بعد ہی فوراً مر جائے تو اس بارے میں کیا جواب ہوگا (یعنی اس پر نماز پڑھی جائے گی یا نہیں) حالانکہ اس نے نماز نہیں پڑھی۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ تم ان سے کہو یہ مسلمان اگر کسی پر افترا کرے تو اسے افترا پردازی کی تو آیا اسے سزا دی جائے گی یا نہیں۔ اگر وہ کہیں کہ اس پر حد جاری کی جائے گی تو ان سے پوچھا جائے کہ اگر یہ لڑکا جس نے نماز نہیں پڑھی کسی پر افترا پردازی کرے تو اس پر حد جاری ہوگی یا نہیں۔ وہ کہیں گے نہیں تو ان سے کہا جائے تم نے ٹھیک کہا۔ پس معلوم ہوا کہ نماز اسی کی پڑھی جائے گی جس پر نماز و حد واجب ہے اور نہیں پڑھی جائے گی اس پر جس پر نماز و حد واجب نہیں (مجہول)

باب ۲۷

غریق اور برق زدہ

۱۔ حضرتؑ نے فرمایا جو کوئی بجلی سے جل کر مرا ہو یا ڈوب گیا ہو اگر اس کا جسم تغیر پذیر نہ ہو تو تین دن انتظار کے بعد دفن کریں۔

۲۔ میں نے پوچھا ڈوب کر مرنے والے کو غسل دیا جائے۔ فرمایا ہاں اور استبرا کیا جائے۔ میں نے کہا وہ کیا ہے فرمایا تین دن انتظار کے بعد دفن کیا جائے اور یہی حکم برق زدہ کے لئے ہے۔ بسا اوقات لوگ گمان کرتے ہیں مر گیا۔ حالانکہ وہ نہیں مرتا۔ (موثق)

۳۔ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ڈوبنے والے کو غسل دیا جائے۔ (ض)

۴۔ فرمایا غریق کو روکا جائے۔ جب تک اس کے جسم میں تغیر ہو اور یہ سمجھ لیا جائے کہ وہ مر گیا پھر غسل و کفن دیا جائے اور برق زدہ کے لئے فرمایا۔ دو روز روکا جائے پھر غسل و کفن دیا جائے۔ (موثق)

ہو گی۔ گونگے بہرے بچے اور ان پر جو زمانۂ فترت میں پیدا ہوئے آگ روشن کر کے ان سے داخلہ کے لئے کہا جائے گا۔ جو داخل ہو گا آگ اس پر ٹھنڈی پڑ جائے گی اور جو انکار کرے گا۔ خدا اس سے کہے گا۔ میں نے تجھے حکم دیا۔ تو نے نافرمانی کی۔ (حسن)

باب ۹۳

نوادر

۱۔ میں نے کہا کیا بحالت جنابت میت کو غسل دے سکتا ہے یا جو میّت کو غسل دے وہ اپنے اہل و عیال کے پاس جا کر پھر غسل کرے فرمایا کیا مضائقہ ہے۔ جنب کو چاہیئے کہ اپنے ہاتھ دھولے۔ اور وضو کرنے کے بعد میت کو غسل دے اور وضو کر کے ہی اپنے بال بچوں کے پاس جائے۔ (حسن)

(ضعیف)

۲۔ فرمایا حضرت نے جب کسی کے مرنے کا وقت آتا ہے تو ملک الموت اسے تسلّی دیتے ہیں اگر ایسا نہ ہو تو اپنی جگہ ٹھہر نہیں سکتا۔

۳۔ میں نے حضرت سے اس سوزشِ قلبی کا حال بیان کیا جو میرے اندر میرے بیٹے کے مرنے سے پیدا ہوئی جس سے مجھے اپنی عقل کے جانے کا خوف پیدا ہوا فرمایا رو لینا چاہیئے اس سے تسکین ہو جاتی ہے (مجہول)

۴۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے فرزند ذر نے انتقال کیا تو انھوں نے اپنا ہاتھ قبر پر رکھ کر فرمایا۔ تحدا تو میرے ساتھ نیکی کرنے والا تھا تو ایسی حالت میں مرا کہ میں تجھ سے راضی ہوں واللہ تیرا مرنا میرے لئے باعث ذلت نہیں اور نہ خدا کے سوا میری کسی سے حاجت ہے اگر روز قیامت کا خوف نہ ہوتا تو میں خوش ہوتا۔ یہ کہہ کر میں تیری جگہ مرجاتا مجھے تیری موت کے غم نے اس خوف سے بے پروا کر دیا جو تیرے لئے ہے۔ میں تیرے فائدے پر نظر کر کے نہیں رویا بلکہ تیری مصیبت پر نظر کر کے رویا ہوں کاش مجھے یہ خبر ہوتی کہ میں نے کیا کہا اور تیرے لئے کیا کیا۔ یا اللہ جو میرا حق اس پر تھا۔ میں نے اس کو بخش دیا اب جو تیرا حق اس پر ہے تو بھی اسے بخش دے۔ تو مجھ سے بڑھ کر صاحب جود و کرم ہے (مرفوع)

۵۔ جب امام محمد باقر علیہ السلام کا انتقال ہوا تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس گھر میں چراغ جلانے کا حکم دیا جس میں حضرت رہا کرتے تھے۔ جب ان کا انتقال ہوا تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایسا ہی کیا۔ لیکن جب وہ عراق گئے تو پتہ نہ چلا کہ کیا ہوا۔ (ضعیف)

۶۔ میں نے پوچھا سب سے پہلے کس کا گہوارہ بنایا گیا۔ فرمایا حضرت فاطمہ علیہ السلام کا۔ (حسن)

۷۔ حضرت سے سوال کیا گیا ایسی میت کے متعلق جو گل سڑ جاتا ہے اگر گوشت ہڈی سے کچھ بھی نہ رہے تب بھی وہ طینت (اجزائے اصلیہ) باقی رہے گی جس سے اللہ نے پیدا کیا ہے قیامت میں اسی سے پھر پیدا کر دے گا جس طرح اوّل بار پیدا کیا تھا۔ موثق)

۸۔ کسی نے کہا کیا عورتیں جنازہ کے ساتھ نکل سکتی ہیں۔ آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے سیدھے ہوئے اور فرمایا سنو! جب عثمان نے اپنے چچا مغیرہ بن العاص کو جس کا خون رسولؐ اللہ نے بدر کر دیا تھا تو اپنے گھر میں پناہ دی تو اپنی بی بی بردردہ رسولؐ سے کہا خبردار اس کی اطلاع رسولؐ اللہ کو نہ دینا گویا ان کو رسولؐ اللہ پر وحی آنے کا اعتبار نہ تھا انھوں نے کہا کیا میں رسولؐ کے دشمن کو اپنے گھر میں چھپا رکھوں؟ الغرض مغیرہ کو میت کا سا گہوارہ بنا کر چھپا دیا اور اس کے اوپر لحاف ڈال دیا۔ وحی نے رسولؐ کو خبر دے دی۔ آپؐ نے امیرالمومنین سے فرمایا تلوار لے کر جاؤ اور مغیرہ مل جائے تو اسے قتل کر ڈالو، حضرتؑ وہاں گئے اور مغیرہ کو تلاش کیا مگر وہ نہ ملا۔ آپؑ نے رسولؐ اللہ کو آ کر خبر دی۔ فرمایا۔ وحی نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ لحاف کے اندر ایک ڈھانچہ میں ہے۔ جب حضرت علی خانۂ عثمان سے نکل آئے تو عثمان اپنے چچا کا ہاتھ پکڑے رسولؐ خدا کے پاس آئے۔ جب حضرتؐ نے اسے دیکھا تو منہ پھیر لیا تو توجہ نہ کی۔ حضرت حیادار اور کریم تھے خاموش رہے۔ عثمان نے کہا یا رسولؐ اللہ یہ میرا چچا مغیرہ بن العاص ہے مگر اور اس پر جو اسے پناہ دے اور جو اسے اٹھائے اور جو اسے کھلائے پلائے اور جو اسے سامان دے اور جو اسے سیراب کرے اور جو اسے جوتا دے اور لباس دے یا کوئی ظرف دے۔ وہ ان باتوں کو اپنے ہاتھوں کی انگلیوں پر گنتا رہا۔ عثمان اپنے ساتھ اسے لے گئے اور وہ سب کیا جو حضرتؐ نے فرمایا تھا۔

اور اس پر جو اسے پناہ دے اور جو اسے اٹھائے اور جو اسے کھلائے اور جو اسے سامان دے اور جو اسے سیراب کرے اور جو اسے، جوتا دے اور لباس دے یا کوئی ظرف دے وہ ان باتوں کو اپنے ہاتھوں پر گنتا رہا۔ عثمانؓ اسے اپنے ساتھ لے گئے اور وہ سب کیا جو حضرتؐ نے فرمایا تھا پھر چوتھے روز اسے بازار کی طرف نکال دیا ابھی مدینہ کی حدود سے باہر بھی نہ ہوا پایا تھا کہ اللہ نے اس کی سواری کو ہلاک کر دیا اور اس کا جوتا پھٹ گیا اور اس کے پیروں سے خون بہنے لگا اب اس نے ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل چلنا شروع کیا اور اس کا سامان اس کے لئے بھاری بوجھ بن گیا اور وہ خوفزدہ ہو گیا اسی حالت وہ ایک درخت کے پاس آیا تاکہ وہ اس کے سایہ میں دم لے اور کوئی آ جائے تو مدد لے۔ باوجود کمی مسافت وہ کافی تھک گیا تھا۔ رسولؐ اللہ کے پاس وحی آئی اور اس واقعہ کی خبر دی۔ حضرتؐ نے علی علیہ السلام کو بلایا اور فرمایا تلوار لو اور تم اور عمار وہاں جاؤ۔ مغیرہ فلاں درخت کے نیچے ہے اسے قتل کر دو۔ چنانچہ حضرت نے اسے قتل کر دیا۔ عثمان نے اپنی بی بی کو (دختر رسول) مارا کہ تو نے اپنے باپ کو یہ حال بتایا ہے۔ رقیہ نے کسی کو حضرت کے پاس بھیجا اور اس ظلم کی شکایت کی حضورؐ نے کہلا کر بھیجا کہ تم نے اپنی حیا کھو دی، ایک شریف اور دیندار عورت کے لئے کتنی معیوب بات ہے کہ وہ ہر روز اپنے شوہر کی شکایت کرے، اس نے بار بار حضورؐ کے پاس آدمی بھیجے اور ان سب باتوں کی اطلاع دی جو شوہر نے کہی تھیں حضرتؐ نے حضرت علیؑ کو بلایا اور فرمایا تلوار لے کر جاؤ اور رقیہ کا ہاتھ پکڑ کر لے آؤ اور اگر کوئی مانع آئے تو تلوار سے اس کی خبر لو۔ پھر حضرتؐ بے تابانہ خانۂ عثمان کی طرف چلے اور پھر علی علیہ السلام وہاں پہنچے رسولؐ اللہ کو دیکھ کر رقیہ نے زور زور سے رونا شروع کیا۔ رسولؐ اللہ کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے اور آپ روئے اور رقیہ کو اپنے گھر لے آئے۔

جب بیٹھ کھول کر زخم دیکھے تو تین بار فرمایا۔ مار ڈالا تجھے۔ اللہ اسے قتل کرے۔ یہ یکشنبہ کا دن تھا اور عثمان اس رات ایک کنیز کے ساتھ شب باش تھے دوشنبہ اور سہ شنبہ کو یہی حال رہا۔ چوتھے روز انتقال ہوا۔ جب جنازہ تیار ہوا تو حضورؐ نے جنابِ فاطمہؑ کو ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ وہ نسار مومنین کے ساتھ چلیں۔ جنازہ کی مشایعت عثمان بھی کر رہے تھے جب حضرت نے دیکھا تو فرمایا۔ جو کل رات اپنے اہل کے ساتھ مباشرت کر چکا ہو اور کنیزوں کے جھرمٹ میں رہا ہو۔ وہ جنازہ کے ساتھ نہ چلے۔ یہ حضورؐ نے تین بار فرمایا۔ مگر وہ پلٹے نہیں۔

چوتھی بار فرمایا اگر واپس نہ جائے گا تو میں اس کا نام لے کر کہوں گا۔ تب عثمان ایک غلام پر تکیہ کئے ہوئے حضورؐ کے سامنے آئے اور کہنے لگے میرے پیٹ میں درد ہے اجازت ہو تو واپس جاؤں فرمایا جاؤ جاؤ۔ جب وہ چلے گئے تو جناب فاطمہؑ اور زنان مومنین و مہاجرین نے نماز جنازہ پڑھی۔ (مجہول)

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنا کفن تیار رکھے۔ جب بھی اسے دیکھے گا اجر حاصل کرے گا اور اسی اسناد کے ساتھ منقول ہے کہ حضرت علیؑ کو درد چشم کی شکایت ہوئی۔ حضرت رسولؐ خدا عیادت کے لئے تشریف لائے آپؐ کو کراہتے پایا۔ فرمایا یہ قلت صبر ہے یا درد ہے حضرت علیؑ نے کہا شدید درد ہے اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ فرمایا اے علی جب ملک الموت کافر کی قبض روح کو آتا ہے تو اس کے پاس آگ کی ایک سیخ ہوتی ہے اس سے اس کی روح اس طرح نکالتا ہے کہ جہنم چیخ اٹھتا ہے یہ سن کر حضرت علی سیدھے ہو بیٹھے اور فرمایا اس کا اعادہ فرمائیے اس نے میرے درد کو بھلا دیا۔ کیا آپ کی امت میں ایسا کسی اور کے ساتھ بھی ہوتا ہے فرمایا ہاں، حاکم جابر، مال یتیم کو ظلم سے کھانے والا اور جھوٹی گواہی دینے والا۔

۱۰۔ فرمایا جو کوئی اپنے لئے کفن مہیا کرے تو جب اس پر نظر کرے گا اجر پائے گا۔ (حسن)

۱۱۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا جب مومن مر جاتا ہے تو اس پر ملائکہ روتے ہیں اور زمین کے وہ حصے جن پر وہ عبادت کرتا تھا اور آسمانوں کے وہ دروازے جن سے اس کے اعمال اوپر چڑھتے تھے اور اسلام میں ایسا رخنہ پڑتا ہے کہ کوئی شے اسے بند نہیں کر سکتی کیونکہ مومنین اسلام کے قلعے ہیں وہ اسی طرح حفاظت کرتے ہیں جیسے شہر پناہ کی دیواریں شہر کا۔ (ض)

۱۲۔ فرمایا حضرت نے ابراہیم بن رسولؐ اللہ کی قبر پر کھجور کا ایک بڑا درخت تھا جو سایہ کئے رہتا تھا جدھر سورج گھومتا وہ اسی طرف گھوم جاتا جب وہ سوکھ گیا تو قبر اس طرح بیٹھ گئی کہ اس کا نشان باقی نہ رہا۔

۱۳۔ حضرت نے فرمایا براء بن معرور تمیمی مدینہ میں تھا اور رسولؐ اللہ مکہ میں تھے جب وہ مر گیا تو اس وقت حضرت رسولؐ خدا اور مسلمان بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ براء نے وصیت کی کہ جب میں دفن کیا جاؤں تو میرا رخ رسولؐ اللہ کے قبلہ کی طرف کر دینا یہی چیز سنت قرار پا گئی اور اس نے تہائی مال کے متعلق وصیت کی اس کے